Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ، ۱۰ ظہور ۱۳۵۱ھش، ۱۰ اگست ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۸۲

اخبار احمدیہ

25

ربوہ - ۹ ظہور - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارہ میں اطلاع مظہر ہے کہ:- نزلہ کی تکلیف سے اب افاقہ ہے۔ عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ولادت اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۲۳ ماہ وفا / جولائی بروز اتوار مولوی نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نواب شاہ (سندھ) کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام خنساء تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ محترم چوہدری عبدالعزیز صاحب بھوکھر کارکن وکالت مال ثانی تحریک جدید کی نواسی ہے۔

احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صالحہ اور خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ربوہ - ۹ ظہور - کئی دنوں کی شدید گرمی کے بعد ۸ ظہور کی شب کو اور پھر ۸ اور ۹ ظہور کی درمیانی شب کو ربوہ میں بارش ہوئی جس کی وجہ سے گرمی کی شدت میں کمی ہو گئی ہے اور موسم نسبتاً خوشگوار ہو گیا ہے۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ایک نہایت ضروری یاددہانی

جماعتہائے احمدیہ کے امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے وعدوں کی وصولی کا تیسرا مرحلہ شروع ہے۔ جو ۳۰ نبوت ۱۳۵۱ھش (۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء) کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک آپ نے ہر وعدہ کنندہ سے کم از کم اسّی فی صدی وصولی کر کے رقوم مرکز میں بھجوانی ہیں۔ یہ یاددہانی بروقت کی جا رہی ہے تاکہ آپ کو وصولی کے لئے کافی وقت مل جائے۔ اور اس عرصہ میں آپ اپنی مساعی کو تیز کر کے وقت کے اندر کام ختم کر لیں اور آپ کی جماعت بقایا داروں میں شمار نہ ہو۔ مرکز آپ سے سو فیصدی سے زائد وصولی کی توقع رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدمت دین کی توفیق عطاء فرماتا چلا جائے۔ آمین

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تم کوشش کرو کہ خدا کے پیارے ہو جاؤ۔ تا ہر ایک آفت سے بچائے جاؤ

یہ دین کیلئے اور دین کی اغراض کیلئے خدمت کا وقت ہے اسکو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئیگا

"متقی وہ ہے جو خدا کے نشانوں سے متقی ثابت ہو۔ ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ میں خدا سے پیار کرتا ہوں مگر خدا سے پیار وہ کرتا ہے جس کا پیار آسمانی گواہی سے ثابت ہو۔ اور ہر ایک کہتا ہے کہ میرا مذہب سچا ہے مگر سچا مذہب اُس شخص کا ہے جس کو اسی دُنیا میں نور ملتا ہے۔ اور ہر ایک کہتا ہے کہ مجھے نجات ملے گی مگر اس قول میں سچا وہ شخص ہے جو اسی دُنیا میں نجات کے انوار دیکھتا ہے سو تم کوشش کرو کہ خدا کے پیارے ہو جاؤ تا تم ہر ایک آفت سے بچائے جاؤ۔ . . . . جو شخص سچے طور پر میری پیروی کرتا ہے اور کوئی خیانت اُس کے اندر نہیں اور نہ کسل اور غفلت ہے اور نہ نیکی کے ساتھ بدی کو جمع رکھتا ہے وہ بچایا جائے گا لیکن وہ جو اِس راہ میں سُست قدم چلتا ہے اور تقوےٰ کی راہوں میں پورے طور پر قدم نہیں مارتا دُنیا پر گرا ہوا ہے وہ اپنے تئیں امتحان میں ڈالتا ہے۔ ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اُس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ . . . . عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اِس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اِسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر اِک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اِس راہ میں دو روپیہ لگاوے اور بہر حال صدق دکھاوے تا فضل اور رُوح القدس کا انعام پاوے کیونکہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔"

(کشتیٔ نوح صفحہ ۷۳، ۷۴)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ ماہ ظہور ۱۳۴۵ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائی جماعتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ایک قانون

جب اللہ تعالیٰ اصلاحِ خلق کی غرض سے کسی مامور کو دنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو ابتداءً گنی چنی سعید رُوحیں اُس پر ایمان لاتی ہیں اور اکثریت اُسے قبول کرنے سے انکار کر دیتی ہے اور نہ صرف انکار کر دیتی ہے بلکہ مخالفت پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ رفتہ رفتہ حق پھیلتا اور غالب آتا چلا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اُس مامور پر ایمان لانے والے اکثریت میں ہو جاتے ہیں اور انکار کرنے والے اقلیت میں تبدیل ہوئے بغیر نہیں رہتے

ایسا ہوتا ہے اور ہو کر رہتا ہے یہ کبھی نہیں ہوتا کہ حق غالب نہ آئے لیکن الٰہی مقدرات کے ماتحت ایسا ہوتا ہے ایک مقررہ وقت کے بعد۔ اُس وقت کے آنے تک ایمان لانے والوں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ حق پر قائم رہنے اور حق کو پھیلانے میں اتنی محنت اور جانفشانی سے کام کریں کہ اُن کے جگر خون ہو جائیں۔ حق کا غالب آنا اُن سے ایک فدیہ مانگتا ہے اور وہ یہی ہوتا ہے کہ وہ خدا کی راہ میں اپنے پر ایک موت وارد کریں۔ اُن کے اپنے پر موت وارد کرنے پر ہی خود اُن کی زندگی اور حق کا غلبہ موقوف ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ ایمان لانے والے اِس لحاظ سے خدائی امان کے نیچے ہوتے ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی براہِ راست تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے اور وہ اُن کے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے لیکن وہ اُن سے ایک خاص قسم کے عمل و کردار اور سرگرمی و جانکاہی کا مطالبہ کرتا ہے اور اسی کے ساتھ ان کی کامیابی و کامرانی وابستہ ہوتی ہے۔

ایمان لانے والے مامور من اللہ پر ایمان لانے کے نتیجہ میں فی الاصل رُوحانی فوج میں داخل ہوتے ہیں اور اُن کی حیثیت رُوحانی سپاہیوں کی ہوتی ہے۔ جس طرح دُنیا میں فوجیوں کو ایک خاص ڈسپلن اور ٹریننگ میں سے گزرنا پڑتا ہے اسی طرح مومن بھی ایک خاص رُوحانی ڈسپلن اور رُوحانی ٹریننگ میں سے گزر کر انعاماتِ الٰہیہ کے مورد بنتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی جناب سے اعزاز و اکرام سے نوازے جاتے ہیں۔ جہاں یہ موقع اُن کے لئے بے انداز ترقی اور کامیابی کا موقع ہوتا ہے وہاں ذرا سی غفلت اور کوتاہی بھی من جانب اللہ قابلِ گرفت قرار پاتی ہے بالکل اسی طرح جس طرح دُنیوی فوجوں میں ڈسپلن کی خلاف ورزی کا نتیجہ سزا اور عقوبت کے رنگ میں ظاہر ہوتا ہے۔ جس طرح دنیا میں عام شہریوں اور فوجیوں کے ساتھ سلوک کے پیمانے الگ الگ ہوتے ہیں اسی طرح روحانی دنیا میں بھی روحانی فوجیوں اور دُوسرے انسانوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کا سلوک جُداگانہ نوعیت کا ہوتا ہے دوسرے انسانوں کو وہ ڈھیل دیتا ہے اور غرض اس کی یہ ہوتی ہے کہ وہ اس ڈھیل سے فائدہ اُٹھا کر رُوحانی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں برخلاف اس کے مامور من اللہ پر ایمان لا کر جو لوگ اس کی روحانی فوج میں داخل ہوتے ہیں انہیں وہ انعام و اکرام سے بھی نوازتا ہے لیکن غفلت اور کوتاہی کے نتیجہ میں وہ اُن سے بازپرس بھی سختی سے کرتا ہے۔ ایسا وہ اس لئے کرتا ہے کہ وہ سُست اور غافل نہ ہونے پائیں اور دین کو غالب کرنے کا جو اہم اور عظیم الشان کام اُن کے سپرد کیا گیا ہے وہ بخیر و خوبی انجام پاتا رہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے تکمیلِ اشاعت کے ذریعہ اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث فرمایا ہے اِس حقیقت کو بار بار منکشف فرما کر اپنی جماعت کے افراد کو اِس طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ الٰہی جماعت میں شمولیت کی قدر و قیمت کو پہچانیں اور اپنے اندر پاک تبدیلی رونما کر کے انعاماتِ الٰہیہ کے وارث بنیں اور اِس امر کو کبھی فراموش نہ کریں کہ اگر وہ اپنے اندر پاک تبدیلی نہیں کریں گے اور غفلت سے کام لیں گے تو پھر وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے ہوں گے اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں موردِ الزام ٹھہریں گے۔ چنانچہ آپ نے اپنے متبعین کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"میں پھر جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ تم لوگ ان کی مخالفتوں سے غرض نہ رکھو تقویٰ طہارت میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہوگا اور اُن لوگوں سے وہ خود سمجھ لیوے گا وہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝

اور خوب یاد رکھو کہ اگر تقویٰ اختیار نہ کرو گے اور اُس نیکی سے جسے خدا چاہتا ہے کثیر حصہ نہ لو گے تو اللہ تعالیٰ سب سے اوّل تمہیں کو ہلاک کریگا کیونکہ تم نے ایک سچائی کو مانا ہے اور پھر عملی طور سے اسکے منکر ہوتے ہو اس بات پر ہرگز بھروسہ نہ کرو اور مغرور مت ہو کہ بیعت کر لی ہے۔ جب تک پورا تقویٰ اختیار نہ کرو گے ہرگز نہ بچو گے۔ خدا تعالیٰ کا کسی سے رشتہ نہیں، نہ اُس کو کسی کی رعایت منظور ہے۔ جو ہمارے مخالف ہیں وہ بھی اُسی کی پیدائش ہیں اور تم بھی اُسی کی مخلوق ہو۔ صرف اعتقادی بات ہرگز کام نہ آوے گی جب تک تمہارا قول اور فعل ایک نہ ہو" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۴۴، ۱۴۵)

اِس حقیقت کو اچھی طرح واضح فرمانے کے بعد حضور علیہ السلام نے قیامِ جماعت کی غرض واضح کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

"اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اُس کے اندر اور باہر ہو، اخلاقِ حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بیجا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دِقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چُپ رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہیئے کہ ابتداء میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے۔ اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کیلئے دردِ دل سے دُعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دُنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دُنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی تب تک تمہاری قدر اُس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفاتِ حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۷، ۱۲۸)

پس اِس میں شک نہیں کہ ہمارا خدائی جماعت میں شامل ہونا بہت بڑی سعادت ہے اتنی عظیم سعادت کہ اِس کی قدر و منزلت کا اندازہ لگانا بھی ممکن نہیں بایں ہمہ ہمیں یہ امر بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم پر یہ عظیم داری عائد ہوتی ہے کہ ہم ہر آن اِس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ ہمارا عمل و کردار ویسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی روحانی فوج کا ہوتا ہے۔ اگر ایسا ہے اور یقیناً ہے تو پھر ہمارے لئے بشارتیں ہی بشارتیں ہیں، کامیابیاں ہی کامیابیاں اور کامرانیاں ہی کامرانیاں مقدر ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ہمارے شب و روز اِن کامیابیوں اور کامرانیوں میں ہی گزر رہے ہیں اور دن اور رات خدائی بشارتوں کو ہم پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے انعاموں کو بارش کی طرح برستا دیکھ کر ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم نئی نسلوں کی اس طرح تربیت کریں کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رُوحانی فوج کے سپاہی ثابت ہوتے اور انعاماتِ الٰہیہ کے وارث بنتے چلے جائیں۔ یہ ایک نہایت اہم ذمہ داری ہے اور اس کی ادائیگی پر ہماری نئی نسلوں کا غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں حصہ دار بننا موقوف ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آدابِ مجلس

(مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لائلپور)

اسلام وہ کامل مذہب ہے کہ جس نے انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق بہترین ہدایات دی ہیں اور اس کے کسی پہلو کو تشنۂ تکمیل نہیں چھوڑا۔ اس کا ہر نظریہ عین فطری اور اس کا ہر حکم موجبِ صد برکات ہے۔ اسلام ہی ہے جس نے ہر معاملہ میں ہماری راہنمائی کی اور ہمیں اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے۔ گھر اور مسجد میں آنے جانے۔ سفر کرنے، حاکموں ماتحتوں، رشتہ داروں اور ہمسایوں سے سلوک کرنے۔ غرضیکہ ہر قسم کے آداب ہمیں سکھائے اور زندگی کو بہترین طور پر بسر کرنے کی راہیں بتائیں۔ انہی آداب میں سے مجلس کے آداب ہیں۔

مجلس دو قسم کی ہوتی ہیں۔ (۱) دینی اور (۲) دنیوی۔ دینی مجالس میں سے جمعہ عیدین جمعہ، نمازوں کے لئے جمع ہونا اور جلسہ سالانہ ہے مجلس شوریٰ ہے۔ انصار اللہ اور خدام کے اجتماعات ہیں۔ تعلیم القرآن کی کلاسیں اور دیگر وعظ و نصیحت کی مجالس ہیں۔ دنیوی مجالس میں سے سکول ہیں۔ کالج ہیں سینما تھیٹر اور سرکس ہیں۔ نائٹ کلبیں ہیں۔ ریسیز ہیں۔ مشاعرے، دنگل و دیگر کھیل تماشوں کے اجتماعات ہیں۔ پھر اسمبلیاں ہیں اور خوشی کے موقعہ پر ضیافتیں ہیں۔ یہ تمام دنیوی مجالس ہیں۔

جہاں تک دنیوی مجالس کا تعلق ہے ان میں بعض مجالس ایسی ہیں جو خصوصاً مخربِ اخلاق ہیں۔ مثلاً آج کل کے سینما ہیں جن میں عریانی، بے حیائی، بداخلاقی و دیگر فواحش کے علاوہ کچھ بھی تو پایا نہیں جاتا اور انسان بعض ایسے لوگوں کی صحبت میں اپنا قیمتی وقت ضائع کرتا ہے۔ جن کی صحبت کسی قسم کی نیکی کی تعلیم دینے سے عاری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے سچ فرمایا اور زمانہ اس کا شاہد ہے کہ سینما کی لعنت نے بڑے بڑے شریف گھرانوں کی عورتوں کو گانے والیاں اور ناچنے والیاں بنا دیا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ بات بلا خوفِ تردید کہی جا سکتی ہے کہ جتنا نقصان آج کل سینما نے دنیا کو پہنچایا ہے وہ شاید کسی اور چیز نے نہیں پہنچایا۔ مرد و عورت کے جنسی تعلقات کو عریاں تصویروں کی صورت میں جس میں ان کی ہر حکمت بالکل ننگی ہو کر سامنے آ جاتی ہے لوگوں کے سامنے لانا سینما ہی کا حصہ ہے یہ بات مسلم ہے کہ انسان جہاں اچھے مناظر کے دیکھنے سے فائدہ اٹھاتا ہے اور نیک سبق حاصل کرتا ہے وہاں گندے مناظر کا نقشہ اس کی طبیعت میں گندا اثر چھوڑنے کے بغیر نہیں رہتا۔ معصوم لڑکیوں کے اخلاق تباہ کرنے کے مناظر۔ اغوا کے عریاں واقعات، جنسی تعلقات کے خلافِ اخلاق پہلو اس طرح آنکھوں کے سامنے لائے جاتے ہیں کہ کچی طبیعت کے لوگ ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ پھر سینما کے ساتھ جو اقتصادی نقصان کا پہلو لگا ہوا ہے وہ بھی ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ نوجوان بچے شروع شروع میں سینما کے خمار میں مدہوش ہو کر والدین پر پیسوں کا زور دیتے ہیں اور جب والدین ان کے اس مطالبہ کو پورا نہیں کر سکتے تو پھر وہ ناجائز ذرائع سے روپیہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بے شمار طالبعلم تو اس لعنت میں اس قدر پھنس جاتے ہیں کہ تعلیم تک کو خیرباد کہہ دیتے ہیں۔ پس کیا لحاظ اقتصادی نقصان کے اور کیا لحاظ تعلیمی نقصان کے سینما کا غلط استعمال ان شیطانی طاقتوں میں سے ایک طاقت ہے جو ہر اچھی سے اچھی سوسائٹی کو تباہ کر سکتی ہے۔

سینما کی قسم کی مجالس میں سے تھیٹر ہیں، سرکس ہیں۔ نائٹ کلبیں اور جوئے کی دوڑیں (RACES) ہیں۔ ایسی مجالس کے آداب یہی ہیں کہ ان سے اجتناب کیا جائے اور ان کو لغو سمجھ کر قرآن مجید کے حکم کی تعمیل کی جاوے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اپنے بندوں کے متعلق ان کی دیگر صفات کے ساتھ فرماتا ہے۔

وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ
مَرُّوْا كِرَامًا۔

یعنی جب وہ لغو باتوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو بزرگانہ طور پر بغیر ان میں شامل ہونے کے گزر جاتے ہیں۔

جہاں تک سکولوں اور کالجوں کی مجالس کا تعلق ہے ان کے آداب یہ ہیں۔ وقت پر جانا اساتذہ جب پڑھائیں تو غور سے سننا اور ان کے کہنے پر چلنا۔ شرارتیں نہ کرنا۔ وقت کے ضیاع سے بچنا۔ ہڑتالوں میں شامل نہ ہونا کسی لڑکے کی چیز نہ چرانا۔ گندا مذاق نہ کرنا۔ اور اللہ کے دیئے ہوئے علم سے دوسرے ہم جماعتوں کی مدد کرنا۔ خوب محنت کرنا اور اپنی کامیابی کے لئے دعا کرنا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و دیگر بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں دعا کی تحریک کرتے رہنا۔ یہ وہ آداب ہیں جن کو ملحوظ رکھنا ہر احمدی طالبعلم کا فرض ہے۔

خوشی کے مواقع پر عام لوگ ایسی ایسی مجالس قائم کرتے ہیں کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ قوالی ہو رہی ہے۔ ناچ، گانا ہو رہا ہے۔ سوانگ بھرے جا رہے ہیں۔ بھانڈ نقلیں اتار رہے ہیں۔ آتش بازی چھوڑی جا رہی اور مٹھیاں بھر بھر کر روپیہ ضائع کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ ایسی مجالس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہونا چاہیئے اور اس کا شکر ادا کیا جانا چاہیئے جس نے محض اپنے فضل سے خوشی کے یہ مواقع عطا فرمائے اور ان کو دیکھنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو ایسی لغو باتوں سے محفوظ رکھا ہے جس کی وجہ سے ہماری دنیوی مجالس بھی دینی رنگ اختیار کر جاتی ہیں۔

جہاں تک دینی مجالس کا تعلق ہے ان کے آداب یہی ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا جائے اور اس طرح وقت بسر کیا جائے کہ پوری توجہ اس مقصد کے حصول کے لئے قائم رہے جس مقصد کے لئے یہ مجالس برپا کی گئی ہیں۔ مثلاً اگر ایک احمدی جلسہ سالانہ کے موقع پر جب تقاریر ہو رہی ہوں کسی ہوٹل میں بیٹھا چائے پی رہا ہو۔ یا پہاڑ کی سیر کر رہا ہو تو اس سے یہ بہتر تھا کہ وہ جلسہ پر نہ آتا یا مثلاً کوئی طالبعلم جو فضلِ عمر درس القرآن کلاس میں شامل ہوا اور اس کلاس سے پورا فائدہ نہ اٹھایا تو جیسا کورا وہ آیا تھا ویسا ہی کورا جائے گا۔ دینی مجالس سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے اور دوسروں کو ہنسی کا موقعہ نہیں دینا چاہیئے۔

اب میں بعض اصولی ہدایات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آدابِ مجلس کے بارہ میں بیان فرمائی ہیں ذکر کرتا ہوں۔

(۱)۔ حضرت عمران بن حصین بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے السلام علیکم کہا۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا اس شخص کو دس گنا ثواب ملا ہے۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ حضور نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا بیس گنا ثواب ملا ہے۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور مجلس میں بیٹھ گیا۔ حضور نے اسکا انہی الفاظ میں جواب دیا اور فرمایا یہ شخص تیس گنا ثواب کا حقدار ٹھہرا۔ پس مجلس کے آداب میں سے ایک بڑا ادب یہ ہے کہ اہلِ مجلس کو آتے ہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا جائے اور مجلس میں بیٹھے ہوئے اسی طرح احسن طریق پر جواب دیں۔

(ب)۔ حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ بہترین مجالس وہ ہیں جو کشادہ ہوں اور فراخ ہوں اور لوگ کھل کر بیٹھیں۔

(ج)۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی دوسرے کو اس کی جگہ سے اسی غرض کے لئے نہ اٹھائے کہ تا وہ خود اس جگہ بیٹھے پھر فرمایا وسعتِ قلب سے کام لو اور کھل کر بیٹھو۔

صحابہ کے جذبۂ اطاعت اور تعمیلِ حکم کی اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس روایت کے بیان کرنیوالے حضرت ابن عمرؓ کے متعلق تواریخ میں آتا ہے کہ ان کا ہمیشہ یہ طریق رہا کہ جب کوئی شخص آپ کے احترام کی خاطر یا کسی دوسری وجہ سے آپ کو جگہ دینے کی خاطر بھی اپنی جگہ سے اٹھتا تو آپ ہرگز اس کی جگہ پر نہ بیٹھتے بلکہ کسی دوسری جگہ پر تشریف رکھتے۔

(د)۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی جائگاہ یا مسجد وغیرہ سے کسی ضرورت کے لئے اپنی جگہ سے اٹھے تو واپس آنے پر وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

(ھ)۔ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم تین ہو تو تم میں سے دو الگ سرگوشی نہ کریں جب تک کہ دوسرے لوگوں کے ساتھ نہ مل جائیں کیونکہ اس طرح تیسرے آدمی کو رنج ہوگا کہ نامعلوم انہوں نے کیا بات اس سے چھپائی ہے۔

(و)۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کچا لہسن یا پیاز کھایا ہوا ہو وہ ہم سے اور ہماری مسجدوں سے الگ رہے۔ یعنی یہ بدبودار چیزیں کھا کر مجلس یا مجمع میں نہ آئے۔

ایک دوسری جگہ حضورؐ نے فرمایا کہ جس چیز کی بو سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اس سے فرشتے بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

بعض لوگوں کی عادت ہے کہ وہ اپنے آپ کو نمبردار سمجھ کر دوسروں کی جگہ پر قبضہ کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں اور غربا کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ایسا کرنا آدابِ مجلس کے خلاف ہے۔ جو پہلے آیا اور جہاں بیٹھ گیا اسی کا حق ہے کہ وہاں بیٹھے اور کسی کے لئے جائز نہیں کہ اسے وہاں سے اٹھنے کے لئے مجبور کرے یا ایسے حالات پیدا کر دے کہ پہلے آیا ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی جگہ نئے آنے والے کے لئے خالی کر دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی حضرت منشی ظفر احمد صاحب ظفر بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور مسجد مبارک میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس ایک غریب احمدی نظام دین نامی بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں دوسرے بڑے بڑے لوگ آنا شروع ہوئے جن میں اکثریت ان لوگوں کی تھی جو بعد میں مرتد کہلائے۔ ان لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اتنا قریب بیٹھنا شروع کیا کہ میاں نظام دین صاحب کو مجبوراً پیچھے ہٹنا پڑا۔ جو شخص آگے ہو کر بیٹھ جاتا اور میاں نظام دین صاحب پیچھے ہٹ جاتے یہاں تک کہ وہ بیچارے جوتیاں رکھنے والی جگہ تک پہنچ گئے۔ اتنے میں کھانا آیا اور دوستوں کے آگے رکھا جانے لگا۔ جب سب کے آگے کھانا آچکا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک سالن کا پیالہ اٹھایا اور اس کے اوپر دو دال رکھیں اور میاں نظام دین صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آؤ میاں نظام دین ہم اور آپ دونوں اندر کھائیں گے۔ یہ کہہ کر اندر تشریف لے گئے اور میاں نظام الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا۔ آپ اندازہ لگائیں کہ کیا گذری ہوگی اُن لوگوں پر جنہوں نے مجلس کے آداب کو ملحوظ نہ رکھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے خلاف دانستہ یا نادانستہ میاں نظام دین صاحب کو جوتیوں میں جانے کے لئے مجبور کیا یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سمجھانا بھی مقصود تھا اور میاں نظام دین صاحب کی دلداری بھی۔ سبحان اللہ انبیاء کے سمجھانے کے طریق بھی کیا پیارے اور نرالے ہیں۔

۵۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مجلس میں کثرت سے ذکر الٰہی ہو رہا تھا۔ فرشتوں نے اس مجلس کی تعریف کی اور اللہ تعالےٰ کے حضور پیش ہو کر عرض کیا کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی ہے۔ جس میں تیرا نام کثرت سے لیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ میں ان سب کو جنت میں داخل کروں گا۔ فرشتوں نے کہا۔ باری تعالےٰ ایک شخص اس مجلس میں یونہی آ گیا تھا وہ تو اس کا تعلق اس مجلس سے بالکل نہیں ہے کیا وہ بھی جنت میں جائے گا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہاں میں اس کو بھی جنت میں داخل کروں گا فانہم قوم لا یشقیٰ جلیسھم یعنی وہ ایسی قوم ہے کہ جن کی مجلس میں بیٹھنے والا بدبخت نہیں ہوتا۔ ان کی صحبت میں رہنے والا بدبخت نہیں ہوتا۔ پس جہاں آداب مجلس کو ملحوظ رکھیں وہاں یہ بھی خیال رہے کہ مجلس ایسی ہو کہ جس میں شمولیت نہ صرف نہایت بابرکت ہو بلکہ ہر اس شخص کے لئے بھی برکت کا موجب ہو جو اس میں شرکت کرے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے ایک صحابی چوہدری خوشی محمد صاحب

مکرم لطیف اللہ بخش صاحب تسنیم صدر جماعت احمدیہ اہوالی ضلع گوجرانوالہ

..... چوہدری خوشی محمد صاحب ولد چوہدری علی بخش صاحب قوم راجپوت گھوڑے واہ۔ گوت کوتلس ساکن موضع کریام تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر حضرت مسیح موعود کے ایک مرجاں مرنج ناخواندہ صحابی تھے جو قیام پاکستان کے بعد ہمارے گاؤں موضع ٹونڈی اہوالی ضلع گوجرانوالہ میں آباد ہوئے اور ۲۳ جنوری ۱۹۶۱ء کو بعارضہ پیچش بیمار ہو کر فوت ہوئے اور اسی گاؤں میں مدفون ہیں۔

ان کی بیماری کے دوران میں ان کی عیادت کے سلسلہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر بندہ نے ان سے جو حالات معلوم کئے وہ حسب ذیل ہیں۔

انہوں نے فرمایا میری بیعت ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۳ء کی ہے اور اس وقت میری عمر سولہ یا سترہ سال کی تھی۔ فرمانے لگے "ہمارے گاؤں میں سب سے پہلے سید عبدالرزاق صاحب بیعت کی تھی۔ لیکن ان کی بیعت کا معاملہ کچھ عرصہ تک پوشیدہ ہی رہا اور گاؤں میں کسی کو خبر نہ ہو سکی کہ وہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ جب حاجی غلام احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیعت کی تو اس وقت پتہ چلا کہ سید عبدالرزاق صاحب نے بھی بیعت کی ہوئی ہے۔ حاجی غلام احمد صاحب نے بیعت کرنے کے بعد عام لوگوں سے جدا نماز پڑھنا شروع کر دی اور قریباً ایک ماہ تک اکیلے ہی نماز پڑھتے رہے۔ لوگوں کو ان کے اس رویے پر بڑا تعجب ہوا۔ کیونکہ وہ گاؤں کے سرکردہ آدمی تھے اور دینی امور میں بڑی دلچسپی لیا کرتے تھے۔ وہ بڑی ٹھنڈی طبیعت کے آدمی تھے اب تک انہوں نے اپنے بیعت کرنے اور باقاعدہ احمدیہ میں شامل ہونے کا کسی سے ذکر نہیں کیا تھا۔ لوگوں نے جب علیحدہ نماز پڑھنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ امام مہدی آ گیا ہے اور میں نے اس کی بیعت کر لی ہے۔ اور جو وقت کے امام کو نہ مانے اس کے پیچھے وقت کے امام کو ماننے والے کی نماز نہیں ہو سکتی۔ اس طرح آپ نے فرمایا کہ امام مہدی کی آمد کی جو علامات تھی مثلاً رمضان کے مہینہ میں مقررہ تاریخوں پر چاند گرہن اور سورج گرہن کا ظہور پذیر ہونا وہ سب کی سب پوری ہو چکی ہیں۔ اگر حضرت مرزا صاحب سچے امام مہدی نہیں تو کوئی دکھاؤ جس نے امام مہدی ہونے کا اس زمانہ میں دعویٰ کیا ہو۔ لوگوں نے جب اس قسم کی باتیں حاجی صاحب کی زبان سے سنیں تو انہوں نے خیال کیا کہ حاجی صاحب معزز اور شریف آدمی ہیں۔ جھوٹ بولنے والے نہیں کیونکہ موصوف احمدی ہونے سے پہلے بھی بڑے متقی اور پرہیزگار مشہور تھے۔ حاجی صاحب کی باتیں سن کر میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے بھی جلسہ سالانہ پر ساتھ لے چلنا۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ ضرور لے چلیں گے۔ جب جلسہ سالانہ کی تاریخیں قریب آ گئیں تو ہمارے گاؤں کے قریباً ایک سو آدمی جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے حاجی صاحب کی معیت میں قادیان کو روانہ ہو گئے۔ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا۔ بٹالہ ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر ہم گاڑی سے اترے اور یکوں میں سوار ہو کر قادیان روانہ ہو گئے۔ قادیان پہنچ کر ہم لوگ مہمان خانہ میں چلے گئے دوسرے دن ہمیں حاجی صاحب ہمراہ لے کر حضرت مسیح موعود کی ملاقات کے لئے تشریف لے گئے حضور مسجد مبارک میں کھلنے والی کھڑکی کے راستہ مسجد میں تشریف لائے۔ اس وقت مسجد میں حاجی غلام احمد صاحب اور ہم سب کے علاوہ خواجہ کمال الدین صاحب اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ اور چند اور آدمی بھی موجود تھے ہم لوگ جو کریام سے آئے تھے ان میں ہر خان صاحب اور ان کے والد عادے خان صاحب جو حاجی صاحب کے چچا تھے بھی شامل تھے اور انہوں نے بھی ہمارے ساتھ ہی بیعت کی تھی۔

حاجی صاحب ذکر کیا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود سب سے پہلے السلام علیکم کہا کرتے۔ ہم کوشش کیا کرتے تھے کہ حضور سے پہلے حضور کو السلام علیکم کہیں لیکن حضور سب پر سبقت لے جایا کرتے تھے۔ حضور نے ایک ایک کا ہاتھ اپنے ہاتھ کے اوپر رکھ کر بیعت لی تھی۔ بیعت لینے کے بعد حضور نے نصیحت کے طور پر فرمایا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھو یہ نہیں کہ دنیا کو ترک ہی کر دو اگر کوئی تمہارا بہن بھائی ناراض ہو تو اس کے لئے ہدایت کی دعا کرو۔ بیعت کے بعد ہم نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم مسجد بنا لیں۔ ہمیں مسجد سے نکالا ہوا ہے جو موجود تھے وہ امیر علی خان، طفیل محمد اور نثار محمد ولد امیر علی خان تھے امیر علی خان اور نثار محمد مخالفت کے جوش میں ایک بار مجھ پر حملہ آور بھی ہوئے اور مجھے بُرا بھلا بھی کہا۔ لیکن میں نے صبر سے کام لیا۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد خدا تعالیٰ کی قہری تجلی نے اپنا کام کیا اور مجھ پر حوصلہ کرنے والے امیر علی خان، نثار محمد اور اس کا بھائی طفیل محمد تینوں ہی تپ دق میں مبتلا ہو کر بڑی ذلت کے ساتھ دار فانی سے ملک عدم ہو گئے امیر علی خان کی وفات کے بعد جلال دین صاحب سربراہ ذیلدار بنایا گیا۔ جب ہم لوگوں نے اپنی مسجد علیحدہ بنانے کا ارادہ کیا تو جلال دین صاحب سربراہ ذیلدار نے خواب میں دیکھا کہ کوئی آدمی اسے کہہ رہا ہے کہ تم لوگوں نے احمدیوں کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکا ہے تو اس کا وبال تم پر پڑے گا۔ اس پر اس نے حاجی صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ مسجد کو آباد رکھیں اور علیحدہ مسجد نہ بنائیں لیکن حاجی صاحب نے فرمایا کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں خط لکھا ہے۔ حضور کی طرف سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی جانے والی ٹرین تیز رو کو ہولناک حادثہ

ستر سے زائد ہلاک اور دو سو افراد زخمی ہو گئے

انجن اور تین ڈبے چکنا چور ہو گئے۔ ملبے سے لاشیں نکالنے کا کام تا حال جاری ہے

ملتان ۸ اگست۔ پشاور سے کراچی جانے والی تیز رو ٹرین بہاولپور سے اڑسٹھ میل دور لیاقت پور ریلوے سٹیشن پر کھڑی ہوئی مال گاڑی سے ٹکرا گئی جس کے نتیجہ میں تیز رو کا انجن اور تین ڈبے مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔ سرکاری بیان کے مطابق ستر سے زائد افراد جاں بحق اور تقریباً دو صد سے زائد افراد زخمی ہو گئے۔ یہ حادثہ چار بج کر ۵ منٹ پر پیش آیا تباہ شدہ ڈبوں سے ۷۲ لاشیں نکالی جا چکی ہیں۔ زخمیوں میں سے سترہ افراد کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

ڈپٹی کمشنر رحیم یار خان نے بتایا کہ اس حادثہ کی عدالتی تحقیقات پر مامور کئے جانے والے انکوائری آفیسر فرید احمد خان صاحب اسسٹنٹ کمشنر لیاقت پور کو اپنی رپورٹ چار روز کے اندر اندر پیش کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ چودہ نعشیں شناخت ہونے کے بعد ان کے ورثاء کے حوالے کر دی گئی ہیں۔ ۲۵ لاشوں کو لاوارث قرار دے کر لیاقت پور کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ سرکاری بیان کے مطابق مزید ۱۰ لاشیں امانت کے طور پر لیاقت پور میں ہی دفن کی گئی ہیں۔

اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ حادثہ سے دوچار ہونے والی تیز رو کے ہر ڈبہ میں اوسطاً ڈیڑھ صد مسافر سفر کر رہے تھے۔ غیر سرکاری ذرائع کے مطابق اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ حادثے سے ہلاک و زخمی ہونے والوں کی تعداد پانچ سو کے لگ بھگ ہے۔ تیز رو میں ۱۳ ڈبے تھے لیکن روہڑی پہنچنے والے تیز رو کے ڈبوں کی تعداد صرف چھ تھی اور یہ گاڑی اپنے مقررہ وقت سے آٹھ گھنٹے کی تاخیر سے روہڑی پہنچی۔ تیز رو کا ایک تباہ شدہ ڈبہ ابھی تک تباہ شدہ انجن سے لٹکا ہوا لیاقت پور ریلوے سٹیشن پر موجود ہے۔ اس ڈبے سے ابھی تک نعشیں نہیں نکالی جا سکیں۔

حادثہ سے دوچار ہونے والی تیز رو میں زندہ بچ رہنے والے خوش قسمت مسافروں میں سے کئی اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھے ہیں۔ ایک مسافر خاتون پاگل ہو گئی ہے وہ کل سے لیاقت پور میں ریلوے سٹیشن اور ہسپتال کے درمیان اپنے بچوں کو آوازیں دیتی پھر رہی ہے جو حادثہ میں جاں بحق ہو گئے ہیں۔

اس حادثہ میں تیز رو کے تین گارڈ چھ ٹکٹ کلکٹر فائرمین اور ڈرائیور حیرت انگیز طور پر زندہ بچ گئے ہیں۔

کراچی پہنچنے والے ایک مسافر نے بتایا کہ تیز رو مسافروں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی تیز رو کے انجن کے ساتھ لگے پہلے اور دوسرے ڈبوں میں سے صرف سولہ مسافر زندہ بچے ہیں۔

اس نے بتایا کہ جب کرین کے ذریعہ تباہ شدہ ڈبوں کو اٹھایا گیا تو لیاقت پور ریلوے سٹیشن کے پلیٹ فارم پر ہر طرف انسانی خون بہہ رہا تھا۔ مسافر نے بتایا کہ تیز رو مال گاڑی کے جس انجن سے ٹکرائی تھی وہ اتفاق سے خالی تھا۔ جس کی وجہ سے جانی نقصان مقابلتاً بہت کم ہوا ورنہ دوسری صورت میں تباہی کا اندازہ لگانا ممکن نہ ہوتا۔

چوہدری خوشی محمد صاحب مرحوم تبصرہ

جو جواب آئے گا اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ جواب آیا کہ اگر تم اپنی علیحدہ مسجد بنانے کی طیاری کر چکے ہو تو طیار کر لو۔ آخر علیحدہ مسجد طیار کر لی گئی۔

جلال دین صاحب سربراہ زمیندار نے حضرت خلیفۃ المسیح اول کے زمانہ میں بیعت کر لی اس پر اسد علی خان کی تیسری بیوی کے بطن سے جو لڑکا تھا اس نے مخالفت شروع کر دی اور باہر سے علماء منگوا کر ہمارے خلاف جلسے بھی کرائے۔

چوہدری خوشی محمد صاحب نے فرمایا کہ میری بیعت کے بعد ہر سال دس پندرہ آدمی نئے بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوتے گئے اور ہماری جماعت کے افراد کی تعداد بہت بڑھ گئی۔ حضرت خلیفۃ اول کی وفات کے بعد غیر مبایعین نے جو فتنہ اٹھایا تھا اس میں ہماری جماعت کے کسی فرد کو ابتلاء نہیں آیا تھا۔ ساری کی ساری جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کر لی اور سب خلافت سے وابستہ ہو گئے۔ نیز تقسیم ہندوستان تک ہماری جماعت میں سے کوئی فرد مرتد بھی نہیں ہوا تھا۔

درخواست دعا: میری اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(محمد احمد سعید۔ دارالصدر جنوبی۔ ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

(۲)

نمبر شمار	نام محسن	رقم
۵۹۷	مکرم چوہدری ناصر علی خان و چوہدری محمد علی خان صاحبان چک ۱۱۱ ڈیرہ والا	۵۰۰
۵۹۸	مکرمہ بی بی محمودہ قریشی صاحبہ لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ	۵۰۰
۵۹۹	مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد سعید صاحب حیدرآباد	۵۰۰
۶۰۰	مکرم مولوی محمد اسمٰعیل منیر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ	۵
۶۰۱	مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ محمد احمد صاحب بھٹی فیکٹری ایریا ربوہ	۵
۶۰۲	مکرم ملک برکت علی صاحب مع اہلیہ صاحبہ امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد	۵
۶۰۳	مکرم پیر نیاز احمد نصر اللہ ہاشمی صاحب اچھرہ لاہور	۵
۶۰۴	مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ	۵
۶۰۵	مکرم مرزا ناصر بیگ صاحب ڈرگ کالونی کراچی	۵
۶۰۶	مکرمہ عصمت طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد جمیل صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	۵
۶۰۷	مکرم چوہدری علاؤ الدین صاحب گوٹھ امام بخش ضلع نواب شاہ	۵
۶۰۸	مکرم چوہدری محمد حسین صاحب ٹھیکیدار مع اہل و عیال دارالیمن ربوہ	۵
۶۰۹	مکرم چوہدری معین الدین صاحب مع اہل و عیال دارالیمن ربوہ	۵
۶۱۰	مکرم چوہدری رحمت علی صاحب ٹھیکیدار دارالیمن ربوہ	۵
۶۱۱	مکرمہ شاہدہ ملکی اخوند صاحبہ حیدرآباد	۵
۶۱۲	مکرم چوہدری شادی خان صاحب چک ۱۱۳ ج ب برستہ جیہ وطنی ضلع سرگودھا	۵
۶۱۳	مکرمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر قاضی منیر احمد صاحب ربوہ حال لاہور	۵
۶۱۴	مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ حال امریکہ	۱۰۰۰
۶۱۵	محترمہ ساجدہ ارشد صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد ارشد صاحب ربوہ حال امریکہ	۵۰۰
۶۱۶	مکرم عبدالوحید سلیم صاحب ایڈووکیٹ نیلا گنبد لاہور	۵۰۰
۶۱۷	مکرم شیخ عبدالواحد صاحب اینڈ سنز سول لائن لاہور	۵۰۰
۶۱۸	مکرم چوہدری عبدالقیوم صاحب ورسیہ چک چھتر ضلع گوجرانوالہ حال کینیا [illegible]	۵۰۰

اطفال کے مرکزی امتحانات

والدین اور ناظمین اطفال و قائدین خدام الاحمدیہ کی یاد دہانی کے لئے اعلان ہے کہ اطفال کے ستارہ ہلال قمر مدیہ کے امتحانات ۱۴ ظہور/اگست کو منعقد ہوں گے۔ نیز "یاد رکھنے کی باتیں" کا زبانی امتحان بھی ہو گا۔ اس لئے اطفال کو کلاسز لگا کر اور علیحدہ گھروں میں بھی تیاری کروائی جائے۔ آج کل چھٹیاں ہیں۔ بچوں کو اس طرح مصروف رکھ کر آوارگی سے بچایا جا سکتا ہے۔ "یاد رکھنے کی باتیں" کا کورس اس طرح تقسیم کیا گیا ہے۔

ستارہ کے لئے ۱ تا ۵، ہلال ص ۵ تا ۱۳، قمر ص ۱ تا ۵ بدر مکمل رسالہ جو اطفال سال رسالہ زبانی یاد کر کے سنائیں گے۔ ان کو امتیازی سند دی جائے گی۔

پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے جلد از جلد آگاہ کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ مطلوب ہے

مکرم بشیر احمد صاحب اسٹیشن ماسٹر ریلوے سٹیشن قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ کے صاحبزادے کے وقف کے سلسلہ میں ان کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ مکمل پتہ کا علم ہو یا مکرم بشیر احمد صاحب خود یہ اعلان پڑھیں تو ازراہ کرم موجودہ مکمل پتہ سے دفتر وکالت دیوان تحریک جدید کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کریں یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ کے اوپر درج ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم اسلام کو اس وقت تک دوسروں سے نہیں منوا سکتے جب تک ہم خود اس پر عمل پیرا نہ ہوں

اپنے اندر ایک جنون پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ ہم کوئی عظیم الشان تغیر پیدا نہیں کر سکتے

(فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"غرض اب غیر قومیں بھی اسلامی احکام کی فضیلت کو تسلیم کر رہی ہیں۔ لیکن اسلام میں کوئی ایک حکم نہیں بلکہ ہزاروں احکام ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔ بھلا وہ لوگ جو ہر وقت سوٹ پہننے کے دلدادہ ہیں۔ آج کل حج کیسے کر سکتے ہیں۔ وہاں تو ان سلے کپڑے پہننے پڑتے ہیں ان کو یہ لوگ کیسے برداشت کر سکتے ہیں یہ تو کہیں گے کہ نعوذ باللہ یہ کیا بدتمیزی کی بات ہے۔ غرض یہ ساری باتیں ایسی ہیں کہ ان کو مسلمانوں میں بھی رائج کرنا مشکل ہے کجا یہ کہ ان کو یورپین ممالک میں رائج کیا جائے وہ تو چھوٹی سے چھوٹی باتوں پر بھی اعتراض کر دیتے ہیں۔ ہمارے مبلغ جب امریکہ میں گئے تو وہاں دیسی لباس پہنا کرتے تھے ایک دن عورتیں آئیں اور انہوں نے کہا ہم اسلام کے متعلق باتیں سننے آئی ہیں۔ ہمارے مبلغ شلوار پہنے باہر آ گئے۔ وہ کمرے میں داخل ہوئے ہی تھے کہ وہ عورتیں شور مچا کر بھاگیں کہ ہمارے سامنے یہ شخص ننگا آ گیا ہے ہماری ہتک ہے۔ مبلغ نے کہا میں کیسے ننگا ہوں میں نے تو شلوار پہنی ہوئی ہے۔ لیکن ان کے نزدیک یہ نائٹ ڈریس تھا اور رات کو ہی پہنا جاتا تھا۔ اور ان کے نزدیک نائٹ ڈریس میں آدمی ننگا ہوتا ہے۔ غرض بہت شور مچا۔ محلہ والے انہیں مارنے کو دوڑے اتنے میں کوئی پادری آ گئے اور انہوں نے کہا یہ تو ان کے ملک کا لباس ہے ان کے نزدیک ایسے شخص کو ننگا نہیں کہتے۔ میں جب انگلینڈ گیا تو میں نے چند گرم پاجامے سلوائے تھے مگر وہاں جا کر میں نے فیصلہ کیا کہ میں شلوار ہی پہنوں گا۔ میں ان کا لباس کیوں پہنوں۔ ہمارے جو مبلغ وہاں تھے وہ بار بار کہتے تھے کہ لوگ ہمارے متعلق کیا کہتے ہوں گے مگر میں نے کہا جب ہمارے ملک میں انگریز جاتا ہے تو کیا وہ شلوار پہنتا ہے اگر وہ شلوار نہیں پہنتا تو میں پتلون کیوں پہنوں۔ وہ کہتے تھے عورتیں آتی ہیں تو وہ برا مناتی ہیں کیونکہ اس لباس میں وہ آدمی کو ننگا سمجھتی ہیں۔ میں نے کہا میں تو کپڑے پہنے ہوئے ہوں اور مجھے کپڑے نظر آ رہے ہیں۔ ایک دن سر ڈینی سن راس آئے جو لندن میں ایک کالج کے پرنسپل تھے ان کے ساتھ دو اور بھی پروفیسر تھے۔ میں نے کہا سر ڈینی سن راس میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں اگر آپ بے تکلفی سے بتائیں۔ انہوں نے کہا پوچھ لیجئے۔ میں نے کہا جو لباس میں پہنے ہوئے ہوں کیا آپ اور آپ کے دوست اسے برا تو نہیں مناتے انہوں نے کہا سچ پوچھیں تو ہم برا مناتے ہیں میں نے کہا جب آپ ہندوستان گئے تھے۔ تو کیا آپ نے شلوار پہنی تھی اور اگر نہیں پہنی تھی تو کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ انگریز خود تو دوسروں کا لباس نہیں پہنتے مگر یہ حق رکھتے ہیں کہ دوسروں کو اپنا لباس پہننے پر مجبور کریں۔ کہنے لگے یہ بات ان کا جیکل تو ہے لیکن ہم برا ضرور مناتے ہیں۔ پھر میں نے کہا میں ایک اور سوال پوچھتا ہوں کہ آپ برا تو مناتے ہیں مگر آپ کس کے کیریکٹر کو مضبوط سمجھتے ہیں۔ آیا اس کے کیریکٹر کو جو آپ کی رو میں بہہ جائے۔ یا جو اپنے طریق پر قائم رہے کیونکہ جو اپنے طریق پر قائم رہے۔ وہی بہادر ہے۔ کہنے لگے جو اپنے طریق پر قائم رہے وہی بہادر ہے میں نے کہا بس مجھے اس تعریف کی ضرورت ہے دوسری کسی بات کی میں پرواہ نہیں کرتا۔ غرض ہم اسلام کی باتوں کو دوسروں سے نہیں منوا سکتے۔ جب تک ہم ان پر عمل کرنے میں رات دن ایک نہ کر دیں اور قربانیاں کر کے ہمارے ناک نہ رگڑے جائیں اور اپنی کوششوں کو بڑھا نہ دیں۔ جب تک ہم دوسروں کی باتوں کو برداشت نہیں کر سکتے اور اپنے اندر ایک قسم کی دیوانگی پیدا نہیں کر لیتے۔ اس وقت تک ہم کوئی عظیم الشان تغیر پیدا نہیں کر سکتے۔ تاریخ میں کوئی بڑا کام نہیں ہوا۔ جس کے کرنے والے کو لوگوں نے پاگل نہ کہا ہو۔ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ کیا اور ایک بڑے مقصد کو لے کر دنیا کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ تو کیا کوئی یہ خیال بھی کر سکتا تھا کہ آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ دنیا کے سب لوگ کہتے تھے کہ یہ کام نہیں ہو سکتا یہ تو عقل کے خلاف ہے بھلا اتنا بڑا تغیر دنیا میں کیسے پیدا ہو سکتا ہے ان کے نزدیک آپ نے قوم کی ساری رسوم کو چھوڑ ایک نیا طریق اختیار کر لیا تھا ان کے اندر یہ احساس تھا کہ یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ آپ کو پاگل کہتے تھے۔ لیکن آپ صرف منہ سے ہی نہیں کہتے تھے بلکہ جو کہتے تھے اس کے لئے پوری جدوجہد بھی کرتے تھے جب ان کے کہنے کے بعد بھی آپ رات دن جدوجہد میں لگے رہے تو وہ کہتے یہ شخص پکا پاگل ہے مگر آپ برابر اس کے لئے اپنی زندگی کو لگاتے چلے گئے کیونکہ آپ کو یقین تھا کہ یہ کام آپ کر کے چھوڑیں گے اور اس میں ضرور کامیاب ہوں گے" (مشعل راہ صفحہ ۶۰۵، ۶۰۶)

محترم سید محمد لطیف صاحب سابق چیف انسپکٹر بیت المال وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

یہ خبر بڑے افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ محترم سید محمد لطیف صاحب سابق چیف انسپکٹر بیت المال ربوہ گزشتہ جمعہ کے روز بوقت ساڑھے نو بجے صبح اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم بڑے خلیق تقویٰ شعار، ملنسار، دعا گو اور بلند اخلاق و کردار کے مالک انسان تھے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے ساتھ کاروبار کے سلسلہ میں انہیں برما جانے کا موقعہ ملا وہاں کئی سال تک آنریری مبلغ کے طور پر کام کرتے رہے انہیں تبلیغ کا ایک جنون تھا۔ وہاں تبلیغ کے سلسلہ میں ملک کے وسیع دورے بھی کئے۔ مناظرے اور مباحثے بھی کئے چنانچہ میمیو (برما) میں آپ نے مولوی غلام علی شاہ صاحب آف مانڈلے کے ساتھ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مسئلہ نبوت پر ۲۳ جون ۱۹۲۹ء کو جامع مسجد میں ایک مشہور مناظرہ کیا جو چھ گھنٹے جاری رہا۔ آپ اکیلے تھے اور مخالف مناظر کی مدد قریباً ایک درجن علماء کر رہے تھے۔ اس مناظرہ میں آپ کو عظیم کامیابی حاصل ہوئی۔

برما سے واپسی کے بعد ۱۹۲۴ء میں آپ بطور انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ سے منسلک ہوئے اور برابر ۲۸ سال نہایت اخلاص اور مستعدی کے ساتھ خدمات بجا لاتے رہے۔ کچھ عرصہ تک چیف انسپکٹر بیت المال بھی رہے۔ آپ ایک کامیاب طبیب بھی تھے پنجاب یونیورسٹی کے زبدۃ الحکماء تھے۔ لیکن طبابت کو آپ نے پیشہ نہیں بنایا بلکہ خدمت سلسلہ کے دوران خدمت خلق کے طور پر علاج معالجہ بھی کرتے اسی طرح آپ بندگان خدا کو جسمانی فائدہ بھی پہنچاتے کچھ عرصہ تک تحریک جدید انجمن احمدیہ میں بھی بطور انسپکٹر کام کیا۔

اگرچہ آپ کی صحت ۱۹۶۳ء سے ہی کمزور چلی آ رہی تھی لیکن گزشتہ سال جولائی میں گرنے کی وجہ سے آپ کی دائیں ران کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ گو ہڈی جڑ گئی تھی مگر لمبا عرصہ لیٹے رہنے کی وجہ سے بعض اور عوارض بھی پیدا ہو گئے۔ جس کی وجہ سے آپ تا وفات صاحب فراش رہے۔

آپ نے پانچ لڑکیاں اور ایک لڑکا اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم اہلیہ سے دو لڑکیاں (سیدہ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید سعید احمد صاحب انجینئر پی آئی اے حال جنگی قیدی انڈیا اور سیدہ صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید جواد علی صاحب سابق مبلغ امریکہ) اور ایک لڑکا مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب جنرل مرچنٹ ربوہ ہیں۔ مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل ہیں اور ایک عرصہ تک مشرقی افریقہ میں اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے ہیں۔ موجودہ اہلیہ سے آپ کی تین بیٹیاں ہیں جو ابھی زیر تعلیم ہیں۔

جمعہ کے روز ہی نماز مغرب کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور ساڑھے دس بجے شب بہشتی مقبرہ تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد محترم مولوی محمد حسین صاحب فاضل استاذ کلیۃ الطب ربوہ نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کی اہلیہ اور بچوں کو صبر کی توفیق دے اور ان کا خود کفیل ہو۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر اے ۵۲۵۴